UNIVERSAL LIBRARY
OU_224437
UNIVERSAL LIBRARY

فاللہ خیر حافظا وهو ارحم الراحمین

ہدایات تیمارداری

Checked 1969
Checked 1965

از افادات

قدردان فیض رسان علیاحضرت نواب سلطان جہان بیگم صاحبہ

تاج ہند، جی۔سی۔ایس۔آئی۔جی۔سی۔آئی۔ای فرمانروائے

بھوپال دامہا اللہ بالعز والاقبال

جس مین

مریضون کی عام تیمارداری کے چند ضروری طریقون کو درج کیا گیا ہے

اور جو

(مطبع دارالاقبال بھوپال مین باہتمام مولوی محمد حمید اللہ مہتمم مطبع طبع ہوئین)

۱۳۳۲ھ
۱۹۱۴ء
نصیر الدین

ہدایات تیمارداری

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تمہید

اس مختصر رسالہ میں تیمار داری کے اُن ڈاکٹری طریقوں کو بیان کیا گیا ہے جن سے ہر عورت کو واقف رہنا ضروری ہے کیونکہ اب روزمرّہ ڈاکٹری علاج کی جانب رجحان بڑھتا جاتا ہے، اور یہ ظاہر ہے کہ جب تک علاج میں اُس کی تیمار داری کے طریقے معلوم نہ ہوں گے مریض کو آرام ملنا اور صحت کا جلد حاصل ہونا بہت مشکل ہے۔

خصوصاً بچوں کی تیمار داری نہایت نازک کام ہے اور اس کے لئے ضرورت ہے کہ تمام مائیں تیمارداری کے طریقوں سے واقف ہوں اسلئے ایک مستند کتاب سے اِن طریقوں کو انتخاب اور جا بجا اپنے تجربات و معلومات کا اضافہ کرکے اردو خوان خواتین کے لئے اس رسالہ کو شائع کرتی ہوں ۔

ہدایات تیمار داری

بیماری کے زمانہ مین مریضون اور بالخصوص بچون کی غور و پرداخت مین خاص قسم کی سلیقہ شعاری سے کام لینے کی نہایت ضرورت ہوتی ہے، سخت مرض کی صورت مین اور تمام متعدی امراض مین بیمار کے کمرے کے لیے دو ہوشیار اور قابل اعتماد عورتون کی خدمات بہت ضروری ہین ان مین سے کم از کم ایک باقاعدہ تعلیم یافتہ "نرس" ہونی چاہئیے معمولی صورتون مین مان کی یہ بھی خواہش ہوگی کہ وہ اپنے بیمار بچے کو نظر کے سامنے رکھے، لیکن اگر وہ کسی مرض متعدی مین خود غور و پرداخت کرنا چاہتی ہے تو اُس کو اپنے تمام دیگر فرائض خانہ داری کو دوسرون کے حوالے کر دینا چاہئیے اور اپنے آپ کو ایسا سمجھنا چاہئیے کہ ہم بالکل ایک قرنطینہ مین ہین۔

ایک شخص کسی بچّے کے سخت مرض کی حالت مین خواہ وہ متعدی ہو یا غیر متعدی کافی طور پر نگہداشت نہین کر سکتا۔

دونو نوکرون کی اس وجہ سے ضرورت ہے کہ ایک فرد واحد آٹھ دن نہ بیمار کے کمرے مین رہ سکتا ہے اور نہ وہ وہان سو سکتا ہے، لیکن اس کے لئے یہی ضروری ہے کہ جب وہ اپنی باری ختم کرکے اپنے کمرے مین آئے تو فوراً غسل کرے، "کاربولک لوشن" Carbolic lotion سے وقتاً فوقتاً ہاتھ مونھ دھوتا رہے، کپڑون پر بھی اسی لوشن کو چھڑک لے، غسل کے بعد دوسرا لباس تبدیل کرے اور اُتارے ہوئے کپڑون کو کھولتے پانی مین تھوڑی دیر پڑا رہنے کے بعد خشک کرنے کو ڈالدے

مریض کا خاص کمرہ

جب خدائے تعالیٰ خاندان کو بڑھاتا ہے تو ضروری بات ہے کہ اُس بڑھتے ہوئے خاندان مین جو ایک ہی گھر مین رہتا ہے کبھی نہ کبھی کوئی علیل ہوتا ہے، خصوصاً جب کہ چند بچے ہون تو لامحالہ ایسی ضرورت ہوتی ہے اس لئے جو مکان بڑا ہو اُس مین سے ایک دو کمرے ضرورت کے وقت محض تیمارداری کے لئے مخصوص کئے جائین، اور یہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ مریضون کی آسائش کے لئے ایک مستقل انتظام کر لیا جائے تاکہ اگر خدانخواستہ کسی کی طبیعت علیل ہو تو اُس کو وہان لے جانے مین صرف اسی قدر توقف کرنا پڑے جو ایک کمرے کے گرم کرنے مین ہوتا ہے اگر ممکن ہو تو کمرہ سب سے اونچی منزل پر ہونا چاہئے اُس کا راستہ چوڑا اور ڈھالو ہو سیڑھیان

۲ انچہ سے زیادہ اونچی نہ ہون اور اُس کا رخ جنوب یا مغرب کی جانب ہو تو اچھی بات ہے۔

کمرے کی دیوارون پر روغن اور وارنش پھیرنی چاہیے، اور اُن کی کثافت جس طرح ممکن ہو دور کردی جاے، لیکن کسی صورت مین کاغذ چسپان نہ کیا جاے، سیدھا سادھا تختون کا فرش ہو جس پر روغنی ٹاٹ بہت صفائی کے ساتھ جڑا ہوا ہو، اگر اس کمرے سے اور کمرہ ملا ہوا ہو یا غسل خانہ اور پاخانہ بھی قریب ہو تو پھر سمجھنا چاہیے کہ تمام انتظام مکمل ہے، اگر کسی وقت مریض کو تنہا رکھنے کی ضرورت پڑے تو دو ایک کمرون کو فوراً تیار کرنا چاہیے، فضول اسباب کو بالکل اُٹھا دینا چاہیے صرف دو پلنگ جو کم چوڑے اور تار کے بُنے ہوے ہون اور جن پر بالون کی چٹائیان اور معمولی بستر ہون رکھ چھوڑنے چاہئین، پردے اور دیگر اشیاء جو آرائش کے خیال سے لٹکاے جاتے ہین نہ ہون۔

کھڑکیون پر معمولی سوتی کپڑے یا کسی ارزان کپڑے کے پردے لٹکا دینے چاہئین تاکہ جب مریض کی تیمارداری سے فراغت ہو جاے تو اُن کے جلانے مین مالی نقصان واقع نہ ہو، پھر قالین کو اُٹھا کر تختون کو کسی کپڑے سے بیس فی صدی کاربولک لوشن "Carbolic lotion" مین پونچھکر نچوڑ لینا چاہیے اگر تیماردار کے لئے ضرورت ہو تو دو ایک

سے ستے کمل رکھ لینے چاہئین تاکہ وہ روزانہ صاف ہوسکین اور جب تیمارداری کا زمانہ ختم ہو جاے تو اُن کے جلا دینے مین تامل نہ ہو سکے۔

شست و شو کے برتن مٹی کے ہونے چاہئین، جس گھڑونچی یا جگھ پر یہ رکھے جائین وہ بھی صاف اور سادہ ہونا چاہئے۔

خانہ دار الماری بھی ہو جس مین پلنگ کی چادرین اور مریض کے ذاتی کپڑے رکھے جاسکین۔

قریب ہی ایک کمرہ تیمارداروں کے لئے ہو تاکہ وہ کچھ دیر اس مین جاکر آرام لین کیونکہ اُن کی صحت کا لحاظ بہت ضروری ہے ورنہ اگر وہ بھی بیمار ہوگئے تو مریض کا سنبھالنا مشکل ہو جاے گا۔

ضروری اسباب

ایک لکڑی کی میز ہو جس کے خانہ پر آلہ مقیاس الحرارت لگا ہو تاکہ گرمی، سردی کی موسمی حالت معلوم ہو سکے۔

پنسلین، کاغذ اور روشنائی بھی ہو جو فوراً کام مین آسکے، دوسرے خانے مین تیمارداری کے متعلق اور چھوٹی چھوٹی اشیا ہونی چاہئین، مثلاً کاٹن وول Cotton wool (اونی سوتی کپڑا) لنٹ Lint پنین Pins اور سیفٹی پنین Safety Pins دو جوڑ قینچیان بھی ہون جس مین سے ایک نہایت مضبوط اور کم قیمت ہو تاکہ یہ مرہم پٹی وغیرہ کے لئے کاٹنے کا کام دے سکے، دوسری قینچی ڈاکٹری قینچی

کل لوازمات ہونے چاہئین اُسکے ساتھ ساتھ Surgical scissors ہونی چاہئے
یعنی ہیزلین کریم Hazeline cream ایک ڈبیہ "کاربولک ویسلین - Carbo-
lised vaseline اور ایک ڈبیہ سادی ویسلین vaseline
کی، مرہم پٹی اور چیر پھاڑ کے آلات Dressing forceps and
dissecting forceps. بھی ہونی چاہئین، یہ پھانس یا شہد کی مکھی وغیرہ کا
ڈنک نکالنے مین بھی ہر وقت کام آتے ہین، ایک مقیاس الحرارت
غسل کا بھی ہونا چاہئے Bath thermometer.

میز کے خانے ہین اور بھی چھوٹے چھوٹے خانے علیحدہ ہون،
ضروری برتنون کے لئے ایک طاق کا ہونا بھی لازمی ہے یا قریب مین
چھوٹی میز ہو یا دیوار مین کوئی تختہ وغیرہ لگا ہوا ہو، کھانا پکانے کا معمولی
انتظام کرنا چاہئے یعنی ایک انگریزی چولھا یا "اسپرٹ لیمپ" یا انگیٹھی وغیرہ
موجود رہے، جو برتن مریض کے کمرے کے کام مین آئین اُن کو وہین رکھنا اور
دھونا چاہئے، دیگر اسباب خانہ داری مین اُن کو ملایا نہ جائے۔

دو آرام دہ، سادہ، خمدار، بید یا لکڑی کی کرسیان یا تپائیان
با نرم گدے تیماردار کے واسطے لازمی ہین، یہ چیزین ضروریات
مین سے ہین۔

برابر والے کمرے مین یا صرف ایک ہی کمرہ ہو تو اُس مین

ایک غسل کرنے کا ٹب بھی موجود رہنا چاہیے جس مین مریض آسانی سے لیٹ سکے مگر بہت گہرا نہ ہو۔

اگر کوئی مستقل سماوار نہ ہو تو دو دیگچیان ہی موجود رہین ایک دیگچی بڑی ہو جو مستقل طور پر غسل کے لئے پانی گرم کرنے کے کام مین آسکے ، چھوٹی دیگچی اسپرٹ کے چولھے پر کھانا پکانے کے لئے کام دیگی ، اگر تانبے کے برتن ہون تو قلعی دار ہون ورنہ " ایلومینیم " کے برتن بہت مناسب ہین کوئلے کاغذ کے بنڈلون مین رکھے رہین ، ایک مضبوط سیخ یا دست پناہ آگ کریدنے کے لئے بھی رکھا رہے ، دست پناہ بہ نسبت سیخ کے آرامدہ ہوتا ہے لوہے کی انگیٹھی یا آتشدان ہونا چاہیے ، آتشدان دیوار مین بن سکتا ہے جس کا دھوان کش دیوار سے باہر یا چھت سے نکالدیا جائے مندرجہ ذیل قسم کے آتشدان بہت کارآمد ہوتے ہین اور تعمیر مکان کے وقت آسانی کے ساتھ بنائے جاسکتے ہین۔

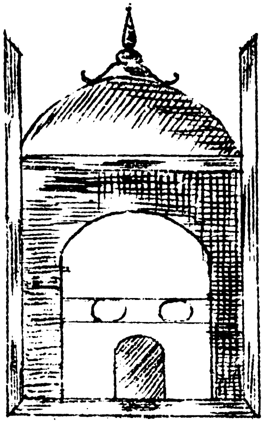

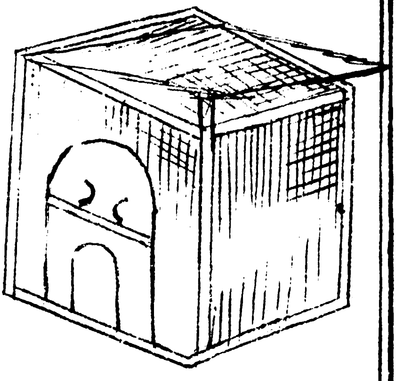

انگیٹھی یا آتشدان مین زیادہ آگ نہ ہو صرف اُسی قدر ہو کہ جس کی حرارت سے کہانا اور تیمارداری کی چیزین گرم رہ سکین ایسے چولھے کے بنانے مین کچھ صرف تو ہوگا مگر ایندھن کی کفایت اُس خرچ کی بھی تلافی کردیگی، مزید بران تیماردار کو زیادہ زحمت نہ اُٹھانا پڑیگی اور آسائش پہونچے گی، اُس کو بار بار اُس کی خبر لینا نہ پڑے گی اور کمرے کی حرارت بھی درجہ اعتدال پر رہیگی، ایک نم صافی سے انگیٹھی خوب اچھی طرح پاک و صاف ہوسکتی ہے، راکھ کی مقدار بھی کم ہوگی اور مریض کو زیادہ شور و شغب یا کھٹ کھٹ کے نہ ہونے سے سکون پہونچے گا۔

کمرے کے اُس حصے مین جہان آگ کا اثر نہ پہونچ سکے اور نیز جہان ہوا کا جھونکا نہ آتا ہو ایک معمولی "تھرمامیٹر (مقیاس الحرارت) بھی لٹکا رہنا چاہئے جس سے کمرے کی حرارت کا حال ڈاکٹر کی مرضی کے مطابق معلوم ہوسکے اور اُسی درجہ کی حرارت کو حسب ہدایت قائم رکھا جاسکے اکثر امراض ایسے ہوتے ہین جن مین کمرے کی گرمی کو ۶۰۔ اور ۶۵ فہرن ہیٹ Fahran heat رکھا جاتا ہے، مگر بعض بعض حالتون مین مثلاً کسی مرض کی حالت مین ۷۰ درجے پر کمرے کی حرارت قائم رکھنے کی ضرورت ہوتی ہے، مقیاس الحرارت کے ذریعہ سے زیادہ سے زیادہ اور کم از کم حرارت کو قلمبند کرتے رہنا چاہئے اور مقیاس الحرارت کو مریض کے بستر کے اوپر

خوب انتظام ہوسکتا ہے ، بیمار کے کمرے مین ایک یا دو الگنیان بھی ہونی چاہئین
تاکہ اُن پر چادرون اور کپڑون کو ہوا دی جاسکے ، اگر دو کمرے ہون تو کپڑون کو
دوسرے کمرے مین رکھنا چاہئے۔

کثافت کا دور کرنا اگر کوئی متعدی مرض ہو تو چادر کو پانی مین جس مین ۲۰ حصے "کاربولک" Carbolic ہو ڈبو کر دروازہ پر پھیلانا چاہئے تاکہ کثیف ہوا مکان کے اندر نہ جاسکے کیونکہ اس امر کی اشد ضرورت ہے کہ ہوا باہر آتی رہے اور اس کی یہ تدبیر ہے کہ زینے اور راستے کی کھڑکیان کھولدی جائین۔

دیکھو خدا تعالی نے تنفس کو ہر ذی روح کی زندگی کا محافظ بنایا ہے جب سانس اندر کو لی جاتی ہے تو صاف ہوا اندر داخل ہوکر خون صاف کرتی ہے اور جب سانس باہر جاتی ہے تو تمام کثافت کو باہر لے جاتی ہے ، یہی باعث ہے کہ انسان کی روح نکلتے ہی بدن مین تغیر پیدا ہونے لگتا ہے، کیونکہ سانس کی جس سے کثافت صاف ہوتی ہے آمد و رفت بند ہو جاتی ہے ، اس سے سمجھنا چاہئے کہ ہوا کو اللہ تعالی نے کیسی صاف کرنے والی چیز بنایا ہے انداز ہ کرنا چاہئے کہ مریض کے کمرہ مین کس قدر ہوا کی آمد و رفت کی ضرورت ہے۔

کپڑے تمام سوتی کپڑون اور پارچہ جات پوشیدنی کو جو مریض کے کمرے مین ہون یا جو نرس کے استعمال مین آئے ہون کسی ناند یا ٹب مین

جہان غسل کیا جاتا ہو فوراً ڈالدینا چاہئے اور اُس مین ایک حصہ کاربولک ایسڈ Carbolic acid بیس حصون مین یا کوئی دوسری عمدہ اور قابل اعتماد غلاظت کے صاف کرنے والی شے کو بھی ملا دیا جاوے، اِن پارچہ جات کو دھونے کے لئے گھر کے کپڑون سے علیحدہ رکھنا چاہئے۔

نرس Nurse متعدی مرض کی حالت مین نرس کو گھر کے اور آدمیون سے نہ ملنا چاہئے، جس وقت وہ باہر جانے لگے تو اُن کپڑون کو جو وہ مریض کے کمرے مین پہنے ہوے ہو اُتار کر دوسرے صاف کپڑے پہن لینے چاہئین، اِن لوگون کو برابر اپنا ہاتھ مُنہ دُھوتے رہنا اور غسل کرنا چاہئے۔ مُنہ کو کسی مصفی چیز سے صاف کیا جاے نہانے مین کُلّی اور غرارہ بھی کر لینا چاہئے۔

متعفن اشیا سے حفاظت۔ پیشاب، قے، دست وغیرہ کی طرح تمام متعفن اشیاء کو روغن شدہ یا ڈامر Damer لگے ہوئے ظروف مین ڈالنا چاہئے اور اُس مین کوئی کثیف مادہ کے صاف کرنے والی تیز دوا کو چھڑک دینا چاہئے مثلاً "پاسٹر فلوڈ" Pasteurs fluid "سر ولیم برنٹ کا ایسڈ Sir William Burnett's disinfecting fluid or solution of chloride of lime. or solution of carbolic acid.

جو کثافت صاف کرنے کے کام آتا ہے ایک حصہ لیکر دس حصے پانی مین

ملا دینا چاہیئے۔

جس ظرف مین کپڑے رکھے ہون اُس کو کسی مٹی کے برتن سے پاؤ گھنٹہ تک دوا کو اپنا اثر پہونچانے کے لئے ڈہانک دینا چاہیئے اُس کے بعد اُس دوا کو کسی ایسے پاخانہ کی مہری مین ڈالدینا چاہیئے جو کسی گھروالے کے استعمال مین نہ ہو۔

مُہری کو دن مین دو بار خوب اچھی طرح صاف ہونا چاہیئے اور معمولی قسم کا کاربولک Carbolic جو نالیون کے صاف کرنے کے کام آتا ہے، زیادہ مقدار مین ہر ایک متعفن شے کے خارج ہونے کے بعد ڈالدینا چاہیئے۔

مرض کی زیادتی کے زمانہ مین چھوت اور تعفن کے زور شور کا کچھ تو دھوپ کے اثر سے اور کچھ مریض کے کمرہ مین تازہ ہوا آنے کی وجہ سے بہت کچھ انسداد ہو سکتا ہے "اسکارلیٹ فیور" Scarlet fever مین ٹھنڈے پانی یا کسی "اینٹی سپٹک لوشن" Antiseptic lotion سے جسم کو اسفنج کرنے کی ضرورت ہوتی ہے، اور خسرہ Measles و چیچک وغیرہ مین جب کہ دانے سڑین یا وہ کھجائے جائین تو ایسی صورتون مین مرہم "لیپ پوڈر" وغیرہ استعمال کرنا چاہیئے، ذیل مین ایک لیپ کا نسخہ درج ہے جو نہایت آسان اور بے ضرر ہے۔

روغن کیجوپٹ Oil of cajuput ایک چمچہ
روغن تخم کاہو Salad oil یا ویسلین
Vaseline پندرہ چار کے چمچے اِس سے
جِلد کی سمیت دور ہو جاے گی اور دانون کے پھایون سے آس پاس کی
ہوا خراب نہ ہونے پاسے گی ، پپڑی بہت جلد پڑ جاے گی اور مرض کا
زور اور اُس کی میعاد کم ہو جاے گی ، جاپانی کاغذ کے رومال ایسے
امراض مین استعمال کرنے چاہئین تاکہ دھونے کا جھگڑا نہ ہو اور خرچ
مین بھی کفایت رہے ۔

اس موقع پر لطور ہدایت اس امر کا کسی قدر وضاحت کے ساتھ
ظاہر کر دینا ضروری ہے کہ تیمارداروں کے لئے یہ امر سب سے مقدم
ہے کہ جہان تک امکان مین ہو صفائی کا پورا خیال رکھین کیونکہ جگہ اور
جسم کی صفائی کا اثر صحت پر سب سے زیادہ ہوتا ہے ۔

خود انسان کے جسم مین جراثیم موجود رہتے ہین اگر "میکرس کوپ"
خوردبین Microscope کے ذریعہ سے اپنا خون نکالدیا جاے
تو اُس مین ہزاروں سُرخ و سفید ذرّے نظر آئین گے جن کی تعداد
خداے تعالیٰ ہی جانتا ہے اور اُسی نے مقرر کی ہے اُن کے بڑھنے گھٹنے سے
بہت سے امراض پیدا ہوتے ہین ، سفید ذرے سرخ کے اور سُرخ سفید کے

دشمن ہین، اگر سفید ذرے بڑھ جائین گے تو وہ سُرخ ذرون کو کھالین گے اور" اینمیا ہو جائے گا، ہو ہمیشہ سُرخ ذرون کو بڑھاتی ہے اور سرخ ذرّے زیادہ ہو کر امراض پر غالب ہوتے ہین، اور مرض کے دور کرنے مین مدد دیتے ہین۔

جس کی جس چیز کو خلط سے تعبیر کرتے ہین، یہ در اصل وہی کیڑے ہین جو جسم انسان مین خدا تعالیٰ نے پیدا کر دیے ہین، اور جب کوئی خلط بڑھ جاتی ہے یا گھٹ جاتی ہے تو اُس کے متعلق امراض مین انسان مبتلا ہو جاتا ہے۔

بعض کیڑے یعنی جراثیم دوسرے ذرائع سے بھی انسان کے بدن مین داخل ہوتے ہین، جیسے مچھر سے" ملیریا" کے اور ناصاف پانی سے" کالرا" کے (ہیضہ) جراثیم پھیلتے ہین، اور چوہے اپنی پسوؤن سے جو سیلی زمین اور کوڑے کچرے سے پیدا ہوتے ہین پلیگ اور طاعون پھیلاتے ہین، اسی طرح تپ محرقہ اور تپ دق بھی بیرونی اثرات سے ہوتی ہے اور ان دونون امراض کا باعث دودھ بتایا جاتا ہے یعنی دودھ کی بے احتیاطی سے یہ مرض ہوتے ہین۔ یہ غیر محسوس کیڑے جو تپ محرقہ یا تپ دق پیدا کرتے ہین جب دودھ کھُلا ہوا پاتے ہین تو فوراً اُس مین داخل ہو کر ہزارون انڈے بچے دیدیتے ہین اور پھر اُن کی پرورش ہوتی رہتی ہے۔

دوسرا سبب امراض کے پھیلانے کا جس کو انسان ہمیشہ دیکھتا رہتا ہے مکھی ہے، جو ہر جگہ انسان کے بول و براز پر بیٹھتی ہے، چنانچہ ہیضہ، طاعون، دق، تپ محرقہ، وغیرہ کے کیڑے یہ ایک جگہ سے دوسری جگہہ لیجاتی ہے، جہان صفائی ہوگی اور ہوا کی آمد و رفت رہیگی وہان مکھیان بھی ہون گی۔

چیچک کا بھی ایک کیڑا ہے اور اُس کو بھی مکھی پھیلاتی ہے اور جب یہ کسی مریض پر بیٹھکر دوسرے تندرست آدمیون پر بیٹھتی ہے تو یہ مرض پھیلتا ہے۔ اِن متذکرہ بالا امور کی تشریح کے واسطے اور اُن کی احتیاطون کی تفصیل سمجھنے کے لئے بڑی بڑی کتابون کے دیکھنے کی ضرورت ہے مگر لطور اصول اس امر کو پیش نظر رکھنا چاہیئے کہ ہوا کی آمد و رفت جسم، جگہہ، لباس، اشیاء گرد و پیش کی صفائی، روشنی اور دھوپ کا گذر صحت کے لئے بہت ضروری چیز ہے۔

روزانہ غسل کرنا مریض کی طبیعت کو شگفتہ ہی نہین کرتا بلکہ کثیف ذرات کو دور کرتا ہے اور قطعی طور پر کثافت دور کرنے کے لئے جلد کے فعل کا معاون ہوتا ہے۔

قطعی طور پر کثافت کا دور کرنا مرض دور ہونے کے بعد مریض کو ڈاکٹر کی ہدایت سے تین خاص قسم کے غسل کرنے چاہیئن ایک غسل اُسی کمرہ مین دینا چاہیئے

جس مین مریض دوران مرض مین رکھا گیا ہے ، غسل کے بعد مریض کو صاف
گرم کمبل مین لپیٹ کر دوسرے صاف ستھرے کمرے مین لیجانا چاہیئے ، جو
بیماری سے پاک و صاف ہو ، پھر دوسرے روز وہان غسل دینا چاہیئے
اس کے بعد مریض کو اُس کمرہ مین نہ جانے دیا جاے جس مین مریض کے
رہنے کی وجہ سے جراثیم کے موجود ہونے کا خیال ہوگیا ہے ، غرض کئی روز
کامل غسل ہونا چاہیئے ، غالباً کانڈی Condy bath طریقہ کا
غسل سب سے عمدہ ہے ، اِس کا وہی نسخہ ہے جو اوپر قلم بند ہوچکا ہے
بثوردار امراض مین اور بالخصوص اسکارلیٹ فیور Scarlet fever
(وہ بخار جس مین دانے پڑجاتے ہین) اور چیچک کے مرض کی ابتدائی
حالت مین بالون کو خوب باریک کٹوادینا یا سر منڈوا دینا چاہیئے اس سے
مریض کو بہت آرام ملتا ہے اور مرض کی کثافت بھی بہت کچھ دور ہوجاتی ہے

جسم اور سر کو خوب اچھی طرح سے دھونے کے علاوہ کانون اور
ناک اور گلے کا بھی خیال رکھنا چاہیئے کیونکہ اِن مقامات پر مرض کا اثر
دیر تک رہتا ہے اور خاص کر ایسی صورت مین جب کہ ان مین سے مادہ کا
اخراج ہوتا ہے تو استیصال مرض کے لئے پچکاری سے صاف کرنے
دوا لگانے اور چھڑکنے کی بہت سخت ضرورت ہے ۔

غسل کے بعد مریض کو صاف ستھرے کپڑے جو مرض کی آب و ہوا سے

پاک وصاف ہون پہنانے چاہئین مگر پھر بھی یہ احتیاط لازم ہے کہ مریض بچہ کو اور بچون کے ساتھ کھیلنے سے ممانعت کی جاے، دو ماہ تک قرنطینہ یا یعنی سب سے علیحدہ رکھنا چاہیئے، جس قدر زیادہ امکان مین ہو مریض کو ایسی جگہہ رکھنا چاہیئے جہان دھوپ اور ہوا خوب آتی ہو، بستر، رضائی، چادر اور دیگر ملبوسات اور اسی قسم کی دوسری چیزون کو بھاپ یا گرم ہوا مین صاف کرنے کے لئے بھیجدینا چاہیئے، تمام دہات کے برتن مٹی کے برتن اور قلعی یا مینا کاری کے برتنون کو بیس حصون مین ایک حصہ کاربولک مین چوبیس گھنٹہ تک ڈالدینا چاہیئے۔

کتابون، کھلونون اور مرہم پٹی کے ایسے سامان کو جیسے اونی اور سوتے کپڑے، چٹیان، پھاے، رضائیان وغیرہ ہین جلادینا چاہیئے اگر کمرے کی دیوارون پر روغن پھرا ہوا ہے یا وارنش کیا گیا ہے تو اُن کو کثافت دور کرنے کی دوا سے دھو کر صاف کرنا چاہیئے یا "فارمیل ڈی ہائڈ *Formal dehyde* سے پاک کرنا چاہیئے، لیکن اگر دیوارون پر کاغذ لگا ہوا ہے تو صاف کرنے کے بعد اُس کو نکال کر نیا کاغذ لگانا چاہیئے، تمام لکڑی کی چیزون اور فرش کو خوب دہو کر صاف کرنا چاہیئے، اور اُن کی کثافت دور کرنا چاہیئے، چھت کو کُھرچوا کر یا تو چونا قلعی کروانی چاہیئے یا روغن پھروانا چاہیئے۔

بیار بچون کا غسل چھوٹے بچے جن کا اُٹھانا آسان ہے اُن کا غسل کامل طور پر اور آسائش کے ساتھ اِس طرح ہو سکتا ہے کہ اُن کو غسل کے ظرف مین پانی کے اندر لا نبا لٹا دینا چاہیئے، صرف سر اور چہرہ اور اوپر کھلا رکھنا چاہیئے۔

بڑے بچون اور اکثر چھوٹے بچون کو بھی جن کو سوزش حلق کی سخت شکایت ہو یا کوئی ہڈی ٹوٹ گئی ہو، غسل کرانے کی بہترین ترکیب یہ ہے کہ کملون مین لپیٹ کر غسل دیا جاے اور ایک گرم اور خشک کمل لو اُس کو مریض کے نیچے رکھو، دو یا زیادہ اور کمل لو اور اُن کو مریض پر اوڑھا دو اس کے بعد اُس کے معمولی ملبوسات نکال لو، تیماردار کے پاس دو گرم پانی کے ظرف موجود ہون، ایک مین خوشبودار سرکہ Aromatic vinegar معمولی سرکہ Ordinary vinegar "یا یوڈی کلون" Eaude cologne ملا رہے، اس برتن مین روئی بھی موجود رہنی چاہیئے جو بطور اسفنج کے صابون کے جھاگ صاف کرنے مین کام آئے گی، دوسرے برتن مین بھی روئی موجود رہے، پانی مین پہلے ہی سے صابون ملا دینا چاہیئے، بہت سے گرم خشک تولئے قریب موجود رہنے چاہیئن "ونولیا پوڈر" Vinolia powder بھی ہونا چاہیئے، بخار کی حالت مین جب دانے پڑ گئے ہون تو ایک

طشتری مین ضماد دافع سمیت بھی موجود رہے ، جب سب چیزین پاس رکھ لی جائین تو پہلے مریض کا چہرہ دھو کر خشک کرنا چاہیئے ، پھر کان اور گردن اور سینہ اور داہنا بازو یا بایان بازو ، پھر کمر پھر پیٹھ پھر ایسا مقام جہان میل یا کثافت موجود ہو سکتی ہے ، اور سب سے آخر مین پاون کو دھونا چاہیئے ، ہر ایک حصّہ کو علیحدہ علیحدہ دہو کر خشک کرنا چاہیئے اور نہایت احتیاط کے ساتھ کسی صاف ملائم یا فلالین کے کپڑے سے دوسرا کام شروع کرنے سے پہلے لپیٹ دینا چاہیئے مالش سب سے بعد کو ہونا چاہیئے کیونکہ تیماردار کے ہاتھ لیپ مین کھرے ہون گے اور اُس کا وقت ضائع ہوگا ، پیٹھ دُہونے کے بعد غور سے دیکھ لینا چاہیئے کہ کہین سُرخ چٹّے تو نہین پڑ گئے ہین جن کے پک جانے کا اندیشہ ہے اور زخم خراش Bed sore کی صورت اختیار کرنے والے تو نہین ہین -

موتی جھرہ کے قسم کے تمام امراض جو طوالت پکڑ جاتے ہین اور ٹائفس Typhus کی طرح تمام ایسی حالتون مین جب کہ نقاہت بہت زیادہ ہو جاتی ہے زخم خراش Bed sore کو نہایت غور و خوض کے ساتھ دیکھ لینا چاہیئے -

زخم خراش کے روکنے کی سب سے عمدہ ترکیب یہ ہے کہ مریض کو صاف اور خشک رکھا جائے ، جن مقامات پر اس کا اثر ہو اُس کو برانڈی Brandy

اور نمک یا "یوڈی کلون" Eaude cologne "و گلیسرین" Glycerine
یا روغن زیتون اور "میتھای لیٹیڈ اسپرٹ" Methylated spirits کو
مساوی الوزن ملا کر ملنا چاہیئے ، اگر جلد پتلی اور چمکدار ہو تو اِس کو بہت
احتیاط کے ساتھ نرمی سے ملنا چاہیئے اور ایسے موقع پر "کلوڈین فلیکسی" Flexei-
ble collodin استعمال کی جاے - "کلوڈین" Colodin اُس
روئی کو کہتے ہین جو (ایتھر اور الکحل مین ڈوبی ہوئی ہو) جس کو "ٹیمپونائٹ"
Tamponite کہتے ہین ، ایسی روئی نہ ہو جو بالکل ہی لجلجی
اور جاذب ہو -

سرد اسفنج | اگر بخار بہت تیز ہو تو مریض پر سرد یا برف ملے ہوے
پانی یا پانی اور "ریکٹی فائڈ اسپرٹ" Rectified spirit ملا کر
جس مین ایک حصہ "اسپرٹ" Spirit اور تین حصہ پانی ہو یا
"یوڈی کلون" Eaude cologne اور پانی ملا کر اسفنج
پھیرنا چاہیئے ، ایسی صورتون مین جلد کو کچھ منٹ تک ہوا مین کھلا رکھتے ہین
کمل والے غسل کی طرح احتیاط کے ساتھ لپیٹتے نہین ہین -

سرد کپڑون مین لپیٹنا | بعض اوقات سرد کپڑون مین لپیٹا جاتا ہے مریض ایک چادر پر
جس پر پانی کا اثر نہین ہوتا لیٹتا ہے اُس کے کپڑے نکال لئے جاتے ہین
اُس کو پانی سے نکالی ہوئی چادر یا بہت سے تولیون مین لپیٹ دیتے ہین - پانی

حسب دلخواہ سرد ہونا چاہئے ، اب اس چادر یا تولیون پر ایک خشک چادر ڈالتے ہین -

پیٹ کی حرارت دیکھنا چاہئے ، جب یہ ۱۰۲ درجہ پر رہجاے تو مریض کو اُن کپڑون مین سے نکال لینا چاہئے ، ہر صورت مین ڈاکٹر اپنی راے دیگا یہ چند باتین ہدایت عامہ کے لئے قلم بند کی گئی ہین -

گرم کپڑون مین لپٹینا - | گرم کپڑون مین لپٹینے کی اُس وقت ضرورت ہوتی ہے جب کہ دوران خون مفقود ہوتا ہے ، مثلاً بعض بخارون کی حالت مین جب دوران کامل طور پر نہین ہوتا اور گُردے کی بیماریون مین جب کہ پیشاب بہت کم ہو جاتا ہے ایسے وقت مریض کو کمبلون مین لپٹتے ہین اور نیچے کے کمبل کے نیچے بھی ایک "واٹر پروف" *Water proof* چادر بچھا لیتے ہین ، ایک کپڑا گرم پانی مین جو قریب ۱۰۴ "فہرن ہیٹ" *Fahren heat* پر ہو ڈبو کر مریض کو جلد جلد لپیٹ دیتے ہین ، اور پھر ایک کمبل چارون طرف لپیٹ دیا جاتا ہے ، اس پر دو اور زیادہ کمبل بھی ڈال سکتے ہین -

رفتہ رفتہ غسل کرنا - | اس قسم کے غسل زیادہ تر بچون کو دیے جاتے ہین مریض کو چادر پر اُٹھا کر کسی ایسے ظرف مین لٹا دیتے ہین جس مین پانی کی حرارت ۹۰ "فہرن ہیٹ" *Fahren heat* پر ہو اُس وقت مریض کا درجہ

حرارت دیکھ لینا چاہیئے، اور جب تک وہ غسل مین رہے اُس کی حرارت کو دیکھتے بھالتے رہنا چاہیئے رفتہ رفتہ سرد اور اُس سے زیادہ سرد پانی ملاتے اور وقتاً فوقتاً گرم پانی کو نکالتے رہنا چاہیئے اکثر برف کے پانی کے ملانے کی بھی ضرورت پڑتی ہے، یہان تک کہ ۶۰ درجہ تک حرارت آجاے سردی کا درجہ غسل کی حرارت پر موقوف نہین ہے، بلکہ اُس سے وہ اثر مقصود ہے جو مریض کو ہونا چاہیئے جب کہ مریض کی حرارت ۱۰۲ درجہ پر ہوجاے اور اُس کو کچھ تکلیف کے آثار نمایان ہون تو اُس کو فوراً ہٹا دینا چاہیئے اور بستر پر ایک ایسی چادر بچھا کر لٹا دینا چاہیئے کہ جس پر پانی کا اثر نہ ہوسکے اور وہ ترشش توال یعنی تر کی غسل والے تولیون سے چھپی رہے غسل ختم کرنے کے بعد جس بھیگی چادر پر مریض کو اُٹھا کر لٹایا گیا ہے اُس کو نکال لینا چاہیئے اور ملائم تولیون سے جس قدر جلد ہوسکے مریض کے جسم کو خشک کر کے صاف خشک پوشاک جس کے پہننے مین آسانی ہو پہنا دینی چاہیئے؛ بستر کی چادر ہلکی ہونی چاہیئے، اگر مریض کی حالت مین کچھ تغیر پیدا ہو جائے اور رنگ نیلا پڑ جاے، کپ کپی اُٹھنے لگے، یا نبض کمزور ہو جاے تو پاؤن سے گرم بوتل لگا دینی چاہیئے اور اگر امکان مین ہو تو کوئی گرم رقیق شے بھی پلانی چاہیئے بالعموم گرم دودھ یا گرم دودھ اور پانی دینا چاہیئے محرک چیزین مثلاً شراب یا "برانڈی" *Brandy* وغیر

ڈاکٹر کی رائے کے نہ دینی چاہئین اگر ڈاکٹر تجویز کرے تو بہت تھوڑی مقدار مین دی جائین ، یعنی شیرخوار کو تین قطرے اور بارہ برس کے بچہ کو ایک چاے کا چمچہ ، اُس کو ہمیشہ گرم دودھ یا گرم اراروٹ یا گیہون کا آٹا یا کسی قسم کا آش دینا چاہئے ، اگرچہ مذہب اسلام نے اُس صورت مین جب کہ بجز اُس حرام چیز کے طبیب اور کوئی علاج تجویز نہ کر سکے تو اِس حرام چیز کے استعمال کی اجازت دیدی ہے ، اِسی لئے مین نے اِس علاج کو بھی لکھدیا ہے ، لیکن میری راے ہرگز نہین ہے کہ بلا اشد ضرورت حرام چیزون کا پینا روا رکھا جائے ، یہ اجازت حقیقتاً ایک تسکین کے لیئے ہے ورنہ صاف حکم ہے کہ "حرام چیز مین شفا نہین"۔

رائی کا غسل اِس طرح تیار ہوتا ہے کہ ایک گیلن پانی مین ایک اونس رائی ملا دینا چاہئے ، رائی کو خوب پیس لینا چاہئے ، اور اُس کو پانی مین رفتہ رفتہ خوب ملانا چاہئے یا رائی کو ململ کی ڈھیلی پوٹلی مین باندھکر اس قدر ہلانا چاہئے کہ وہ اُس مین خوب حل ہو جاے۔

گرمی اور سردی کی ضرورت اگر جسم سطح کو سرد کرنے کی ضرورت ہو تو سرد اسفنج یا وہ غسل کرانا چاہئے جو بتدریج کرایا جاتا ہے اور جس کا ذکر اوپر آچکا ہے ، لیکن بعض اوقات اِس امر کی ضرورت ہے کہ اگر سر جل رہا ہو یا درد سر ہو ، یا جوڑون مین ورم ہو اور اِن معمولی طریقون سے

کام نہ چلتا ہو تو سردی پہونچانے کی ضرورت ہوتی ھے۔

لیٹرس ٹیوبس Later's tubes یہ ٹوڑی دار گیس کی نلیون کی طرح ایک قسم کی نلیان ہوتی ہین جو حسب خواہش ٹھیک کرکے سر اور گھٹنے اور شانے اور پیٹ ہین لگا سکتے ہین، اس پیچدار نلی کے دونون سرے ربڑ کی نلیون مین لگاے جاتے ہین، ایک سرا ایک بڑے لوٹے یا پانی کے ظرف مین لگا رہتا ھے جو طاق پر رکھدیا جاتا ھے یا کسی دیوار مین بستر سے دو تین فٹ اوپر لگا دیا جاتا ھے دوسرا سرا کسی ڈول یا پاؤن دھونے کے تسلے مین پڑا رہتا ھے، اوپر کی نلی سے پانی ڈھلک ڈھلک کر اور حسب خواہش حرارت کے ساتھ بہتا ہوا ربڑ کی پچکدار گول نلی مین اُترتا ہوا اُس ڈول مین پہونچ جاتا ھے جو بستر کے نیچے رکھا رہتا ھے اور جس مین نلی کا دوسرا لگا رہتا ھے۔

پانی کا ٹمپریچر Temperature بہت کم نہ ہونا چاہئے ورنہ جلد کو نقصان پہونچ جاے گا۔

ربڑ کی بوتل دوسرا طریقہ سردی پہونچانے کا یہ ھے کہ ایک ربڑ کی گرم پانی کی بوتل مین کچھ سرد یا برف کا پانی ملا دینا چاہئے، آسان طریقہ یہ ھے کہ نازک حالتون مین ربڑ کی تھیلی مین جو اس کام کے لئے ملتی ہے برف بھر کر لگانی چاہئے، ان طریقون سے بچون کے بستر اور کپڑے تر ہونے سے محفوظ رہ سکتے ہین، اگر برف کا پانی ھے تو لنٹ Lint کا ٹکڑا

جلد اور نلی Pipes یا ربڑ کے درمیان مین لگا دینا چاہئے دوسرا طریقہ جو ہر جگہہ کام مین لایا جاسکتا ھے وہ یہ ھے کہ ایک لنٹ Lint یا پُرانے سوتی کپڑے کا ٹکڑا اُس مقام پر رکھدیا جاے جہان تکلیف محسوس ہوتی ہو ، اُس کے بعد اُن کے تارون کا ایک سرا پردے کے چھالے مین باندھکر پانی کے ظرف مین ڈالدیا جاے اور دوسرا سرا لنٹ یا سوتی کپڑے پر علیحدہ علیحدہ تاگے کے تار بچھا کر رکھدیا جاے ، مختلف تارون کے ذریعہ سے جو پانی کی مقدار لنٹ Lint پر پہونچے گی وہ اُس کو نم کردیگی بالکل تر نہ کرے گی ، اگر ضرورت ہو تو پانی مین برف ملا دینی چاہئے ، یا کوئی ایسا لوشن ملانا چاہئے جو کافور کی خاصیت رکھتا ہو ۔

کسی خاص مقام پر حرارت کا پہونچانا اگر پاون کو گرمی پہونچانا مقصود ہو تو ربڑ کی تھیلی یا گرم پانی کی بوتل اور بعض اوقات گرم اینٹ کے ذریعے سے کام لینا چاہئے ۔

اِن طریقون مین سے خواہ کوئی طریقہ اختیار کیا جاے ، یہ احتیاط نہایت ضروری ھے کہ جس شے کے ذریعہ سے گرمی پہونچانا مقصود ہو اُس کو کسی چھوٹے کمبل یا شال مین خوب لپیٹ دینا چاہئے کیون کہ چھوٹے بچے کی کھال بہت نازک ہوتی ھے اور گرم چیزین لگنے سے جل جانے کا اندیشہ ہے اور خاص کر اُس وقت جب بچہ مرض کی وجہ سے بے ہوش یا اُس کو کوئی

بے ہوشی کی دوا سنگھائی گئی ہو تو اس وقت جلنے کا اندیشہ اکثر ہو جاتا ہے معمولی فلالین یا بوتل کے نمدہ کا غلاف کافی نہین ہوتا ضرورت اس امر کی ہے کہ کوئی اور شئے بھی مثلاً "کاٹن وول" Cotton wool کی تہ دیدینی چاہیئے، یہ امر قابل لحاظ ہے کہ تھیلیان وغیرہ بھی کھولتے پانی سے پُر نہ کرنی چاہئین ورنہ ربڑ کو نقصان پہونچ جائے گا، اگر یہ احتیاط مدنظر نہ رکھی گئی تو بچے کو چند منٹون مین ایسا نقصان پہونچ سکتا ہے جس کی تلافی نہین ہوسکتی۔

لیٹرس کی نلیان Leiter's tubes صدر، پشت اور پیٹ مین لیٹر کی نلیون کے ذریعہ سے گرمی پہونچائی جاسکتی ہے، بجائے سرد پانی کے ان مین گرم پانی دوڑاتے ہین گرم بوتلون سے بھی بھی کام نکلتا ہے بعض اوقات فلالین پر رکھکر چوکر کی پولٹس بھی باندھتے ہین، آجکل السی آٹا اور دودھ کی پولٹس کا قدیم رواج قریب مفقود ہو گیا ہے سینک مین زیادہ آسانی ہے اور اگر جسم کے کسی حصہ پر سینک پہونچا کر روئی کے پھوہلون کو گرم کر کے ماؤف جگہہ کو لپیٹ دیا جائے تو زیادہ دیر تک گرمی پہونچنے کا اطمینان ہوسکتا ہے۔

الیکٹروتھرم Electrotherm ان مکانون مین جہان بجلی کا انتظام ہے محفوظ مثواتر اور نہایت آسان طریقہ جس سے گرمی پہونچائی جاسکتی ہے

وہ "ایلکٹرو تھرم" ہے ۔ اسی طرح گرمی پہونچانے کی یہ ترکیب ہوسکتی ہے کہ ایک گرم پانی کی بوتل کو نمدے کے غلاف مین رکھدیا جاے چونکہ یہ نرم ہوتا ہے اس لئے جسم کے ہر ایک حصہ مین اس کو لگا سکتے ہین ، معمولی پولٹس وزنی ہونے کی وجہ سے استعمال نہ کرنی چاہئے ، اس کے علاوہ شب خوابی کے کپڑون اور بستر کے تر ہونے کا اندیشہ ہے ، ایک احتمال یہ بھی ہے کہ پولٹس کے سرکنے سے گرم جلد کو ہوا لگ جاے گی اور اس سے نقصان پہونچے گا ۔

گرم کاٹن وول Hot cotton wool جس حصہ کو گرمی پہونچانا مقصود ہو اگر اُس کو گرم کاٹن وول سے باندھکر بندش کر دی جاے تو اُس کا نتیجہ بہت خاطر خواہ ہوتا ہے اور اس سے مریض کو بھی کم تکلیف پہونچتی ہے ۔

بیمار بچون کی غذا ۔ مرض کی معمولی حالتون مین اگرچہ اشتہا بالکل ساقط ہو جاے لیکن پھر بھی بچہ شوق سے غذا کھاتا ہے ، اور اسی غذا سے اُس کو کافی قوت پہونچ سکتی ہے ۔ بعض خاص خاص صورتون مین بالخصوص اُس وقت جب کہ گلے کا کوئی مرض ہوتا ہے تو بچہ کھانے پینے سے انکار کرتا ہے ۔ دوسری حالتون مین جب کہ معدہ کی شکایت ہو اور قے آتی ہو تو منہ کے ذریعہ سے غذا پہونچانی باعث نقصان ہے ، یہ امر بھی ذکر کرنے کے قابل ہے کہ دودھ اور یخنی کے بدرقے کے لئے پایون کا شوربہ بہت عمدہ چیز ہے

اور حلق سے آسانی کے ساتھ اُتر جاتی ہے۔

ناک کے ذریعے سے غذا پہونچانا مذکور الصدر شکایتون مین بچے کو ناک کے ذریعہ سے غذا پہونچانی ضروری ہے، اِس کام کے لئے مریض کو غسل کی چادر مین لپیٹ دو اور ایک چھوٹی ملائم نلی ناک کے اندر لگاؤ، اِس نلی مین ایک چھوٹی سی کانچ کی قیف ربڑ کی نلکی کے ذریعہ سے لگی رہتی ہے وہ نلی ناک مین سے حلق مین اُتار دی جاتی ہے اُس کا سرا ہوا جانے کے راستے کے نیچے اور پشت کی جانب پہونچ جاتا ہے، اب آسانی سے غذا یا دوا کانچ کی قیف مین ڈال دی جاسکتی ہے اور غذا کی نالی سے گذرتی ہوئی شکم مین پہونچ جاتی ہے، یہ آسان ترکیب بالکل معمولی ہے اور ہر ایک مستعد اور ہوشیار آدمی اُس کو انجام دے سکتا ہے، لیکن تاہم کسی ڈاکٹر سے ہی یہ کام کرانا چاہئے اور یہ بہ نسبت اِس کے کہ نلی زبان کے نیچے سے غذا کی نالی مین پہونچائی جائے زیادہ محفوظ ہے، کیونکہ اُس مین آخر الذکر طریقے سے اِس امر کا اندیشہ ہے کہ شاید بدنصیبی سے نلی نرخرہ مین پہونچ کر شدید کھانسی اور دَم گھٹنے کا باعث نہ ہو جائے۔

غذا کا پچکاری سے پہونچانا اُن صورتون مین جب کہ معدہ Peptonized غذا کو بھی قبول نہین کرتا تو پچکاری سے براہ سیدھے آنتون مین غذا پہونچائی جائے، ایک گیند دار پچکاری جس مین ۲ سے ۴ اونس تک کوئی شے آسکتی ہو

اور اُس بین ایک نرم باریک ٹونٹی Peptonized
لگی ہوئی ہو دودھ سے یا کسی اور رقیق غذا سے جس کا درجہ حرارت ۱۰۶
"فھرن ہیٹ" پر ہو بھرنا چاہئے ، ٹونٹی کو معمولی "ویسلین" Vaseline
یا "ہیزلین کریم" Hazeline cream سے چکنا کردینا چاہئے
اور جہان تک ہوسکے آہستہ آہستہ بغیر زور دیئے ہوئے پاخانے کے
مقام پر اُتارنا چاہئے ، اِس کے بعد گیند کو بہت آہستہ سے دباکر اور
غذا کو سہولت کے ساتھ آنتون بین پہونچانا چاہئے بعدہ ٹونٹی کو نہایت
آہستگی سے نکالا جاے ، ایک صاف لنگوٹ بھی کچھ منٹ تک استعمال
کرایا جاے۔

گیند دار پچکاری کی طرح ایک ملائم نلی بھی ہوتی ہے جس بین ایک
شیشی کی قیف ربڑ کی نلی کے ذریعہ سے لگی رہتی ہے ، بعض اوقات معدہ
رقیق غذا کو قبول نہین کرتا ایسی صورت بین Zyminised
دودھ کے قوت بخش قرص استعمال کرنے چاہئین۔

افسوس یہ ہے کہ بچون کو اِس طریق سے غذا پہونچانا زیادہ قابل
اطمینان نہین ہے اور عرصہ تک اُس کو جاری نہین رکھ سکتے ، بہ نسبت
نوجوانون کے بچے غذا کے زیادہ عادی ہوتے ہین اور اُن کو بہت جلد
بھوک معلوم ہوتی ہے پھر بھی آنتون بین غذا پہونچانا بعض وقت نہایت

مفید ثابت ہوتا ہے ، کہنہ امراض کی حالتون بین اکثر اور یورو پین
بچون کے معاملہ بین یا جو گرم ملک بین پرورش پاتے ہین اس امر کی لبا اوقات
دقت پیش آتی ہے کہ اُن کو کونسی ایسی غذا دی جاے جس کو معدہ قبول کرسکے
اور اون کی ضرورتون کے لئے مکتفی ہو ، بہت سے بیمار بچے میٹھی غذا ناپسند
کرتے ہین اور یہ صرف ایک رواج ہے جس کی وجہہ سے ہم یہ سمجھ لیتے ہین
کہ بچون کے لئے میٹھی چیزین مفید ہوتی ہین ، ۸ یا ۹ برس کے بچون کے
معاملہ بین بھی نہایت صبر و استقلال کی ضرورت ہے اور اُن کو غذا بدل کر
کاٹ کر اور ملا کر اور چمچہ سے کھلانے کی ضرورت پیش آتی ہے اور مختلف
ترکیبون سے کام لینا پڑتا ہے ، اگر کوئی مرض بہ ظاہر نہ معلوم ہوتا ہو اور
بچے کو اشتہا بھی نہ ہو تو ایسی صورت بین سمجھ لینا چاہئے کہ یقیناً بچے کی صحت بین
کچھ نقص ہو گیا ہے یا تبدیل آب وہوا کی ضرورت ہے ، اگر بچہ ایسے مقام پر
رہتا ہو جہان کی آب وہوا بین فتور ہے تو اُس کو ضرور اُس مقام پر بھیجنا
چاہئے جو موزون ہو ، اگر خاص طور پر بچے کا دل کھانے کو نہین چاہتا تو
سمجھ لینا چاہئے کہ کوئی معمولی عارضی شکایت ہے ، جیسا کہ درد سر سوء ہضمی
وغیرہ بین ہوا کرتا ہے ، لبعض وقت بچہ نہایت پریشان ہو جاتا ہے ۔
بچون کی جسمانی حالت بہت نازک ہوتی ہے اور اگر اُس کو کوئی سی بھی
تکلیف یا راحت پہونچے تو اُس کے اثر کو قبول کرتے ہین ، ورزش کے نہ ہونے سے بھی

بھوک مین نقص واقع ہوتا ھے۔ کبھی کبھی قبض بھی ہو جاتا ھے۔

قاعدہ تو یہ ھے کہ جب بچون کو پیاس لگے تو اُن کو پلانا چاہئے لیکن اُس کی مقدار محدود ہونی چاہئے اور صرف اُسی قدر پیالے مین یا چینی کے ظرف مین ڈالنا چاہئے جو بچے کی پیاس کو بجھا سکے، گلاس کو بھر دینا اور بچے کو پیتے پیتے روک دینا بہت ظلم کی بات ھے، بچون کے پینے کے واسطے سردپانی

آش جو *Barley water*

ٹوسٹ واٹر *Toast water*

گھر کا بنا ہوا لیمنیڈ *Home made lemonade*

نارنگی کا شربت *Orangeade* دینا چاہئے۔

جڑی بوٹی کا دینا۔ | بچون کو جو دوائین دی جائین وہ خوش ذائقہ ہون اور مقدار مین کم، بہت چھوٹے بچے شاذونادر گولی نگلتے ہین۔ وہ اُس کو چوستے ہین اس لئے تاوقتیکہ بچہ گولی نگلنا نہ سیکھ لے تو کیپسول *Capsules* اور کاشا *Cochets* (وہ تلخ دوائین جن پر غلاف منڈھا رہتا ھے) ایسی کارآمد چیزین اس کے لئے بالکل بیکار ہین، سفوف اگر مقدار مین کم ہون اور تلخ ہون اور بدذائقہ ہون تو اُن کا دیا جانا بھی ایک مصیبت ھے، لیکن "گرے پوڈر" *Grey powder* یا کیلومل *Calomel* اگر تھوڑے سے شربت یا شہد مین

ملاکر دیئے جائین تو بچہ ضد نہین کرتا ، سفوف اصل السوس Liquorice powder اگر گرم دودھ مین ملا دیا جاے تو بہت کم ناپسند کیا جاتا ھے ، ارنڈی کا تیل یعنی " کسٹر آیل بھی بالعموم ناپسند نہین کیا جاتا ، بشرطے کہ گرم میٹھے دودھ مین اچھی طرح ملاکر بوتل مین کاگ لگاکر ملا دینا چاہیئے، قبل اس کے کہ روغن اور دودھ علیحدہ ہو سکے فوراً بچے کو پلا دینا چاہیئے ، بعض اوقات " کسٹر آئل " مین صمغ عربی اور پیپرمنٹ Peppermint سے مرکب کرکے دیا جاتا ھے جو خوش ذائقہ ہو جاتا ھے ، اس ترکیب سے دھنیت اور دوا کا مزا محسوس نہین ہوتا ۔

" فلوڈ مگنیشیا Fluid magnesia مین قریب قریب ذائقہ نہین ہوتا اور شوربے اور دودھ مین ملاکر دیا جاسکتا ھے ، اسی طرح " فاسفیٹ آف سوڈا " Phosphate of Soda ایک یا دو چاے کے چمچہ ن کی خوراک مین بھی دیا جاسکتا ھے اس کا بھی کوئی ذائقہ نہین ہوتا ھے ، بعض وقت ریوند چینی Rhubarb بھی دی جاتی ھے ، اور یہ قراقر معدہ کے لئے اکسیر ھے ، اس دوا کا ذائقہ بچے بہت ناپسند کرتے ہین ، اور یہ کسی صورت سے چھپا نہین رہ سکتا بڑے بچے اس کے عرق کو پی لیتے ہین جو نہایت موثر اور مقدار مین کم ہوتا ہے بڑے اور چھوٹے بچے دونون روبرب وائن Rhubarb wine

اور ٹنکچر ردبرب Tincture rhubarb پی سکتے ہین۔
کسی کو اِس کے نفیس اور بے ذائقہ ہونے مین کلام نہین ہوسکتا لیکن تین برس سے
زیادہ عمر کا کوئی بچہ ایسا ہوگا جو اس کے پینے سے بشرطیکہ اُس کا علاج
معقول طور پر ہوتا ہو انکار کرے گا، بچون کو زبردستی دوا پلانے یا دھوکے
کام لینے سے ناکامی ہوتی ہے اور کوئی فائدہ نہین ہوتا، بہترین ترکیب یہ ہے
کہ دوا کو ایسی جگہہ بنانا چاہئے جہان کہ بچہ اُس کو ترکیب دیتے وقت
نہ دیکھ سکے اور نہ اُس کی نفرت انگیز بو کو سونگھ سکے۔ اِس دوا کو ایک
چھوٹے سے رنگین گلاس مین دینا چاہئے تاکہ وہ گاڑھی اور کراہت انگیز
نہ معلوم ہوسکے، اس کے بعد یہ کہدینا چاہئے کہ بھائی دوا خوش ذائقہ
تو نہین ہے مگر اس کے پینے سے اچھے ہوجاؤ گے، اس کہنے سے بچہ
دوا کو جلد پی لے گا لیکن دوا کو فوراً پلا دینا چاہئے۔ اگر بچے کی تربیت اچھی
کی گئی ہے اور وہ اطاعت شعار ہوگیا ہے تو یہ حیرت انگیز بات معلوم ہوگی کہ
اُس کی تیمارداری مین کوئی زحمت نہین اٹھانا پڑتی، دوا کے بعد ہی ذراسی
شکر کی ڈلی یا کوئی نمکین چیز کھلانے سے مُنھ کا ذائقہ سُدھر جاتا ہے،
سرد یا برف کے پانی سے دوا نوش کرنے کے پہلے اور بعد کُلّی کرانا
اچھی بات ہے۔

بچون کی کھانسی کی مقبول عام دوا شہد اور شربت لیمون Lemon juice

یا سرکہ اور گولڈن سیرپ Golden syrup سے
ان چیزون کو مساوی الوزن لے کر چھوٹی سی کرچھی مین جوش دیدینا چاہیے
اور اگر ڈاکٹر کی راے ہو تو چند قطرے "وائینم اِپی کاک" Ipecocu
anha wine کے ہر ایک خوراک مین ڈال دینا چاہیے
یہ مرکب بذات خود مقوی ہے اور اِس مین تھوڑا سا پانی ملا کر گھول لینا
چاہیے، لین سیڈ ٹی" Linseed tea
اور کیورنیٹ "Currant ٹیمے رِنڈ Tamarind tea
کھانسی اور زکام کے لیے بھی مفید ہین۔ اور خسرہ Catarah of measles
اور سوزش حلق Bronchitis اور کالی کھانسی Whoopung cough
کے ساتھ اگر زکام کی شکایت ہو تو بھی یہی دوائین دی جاتی ہین ✣